10903- حسن خاتمہ کی راہ

سوال

کیا ایسی علامات ہیں جو حسن خاتمہ پر دلالت کرتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

حسن خاتمہ .....

حسن خاتمہ یہ ہے کہ : بندے کو موت سے قبل ایسے افعال سے دور رہنے کی توفیق مل جائے جو اللہ رب العزت کو ناراض اور غضبناک کرتے ہیں ، اور پچھلے کیے ہوئے گناہوں اور معاصی سے توبہ واستغفار کی توفیق حاصل ہو جائے ، اور اس کے ساتھ ساتھ اعمال خیر کرنا شروع کر دے ، تو پھر اس حالت کے بعد اسے موت آئے تو یہ حسن خاتمہ ہو گا.

اس معنی پر دلالت کرنے والی مندرجہ ذیل صحیح حدیث ہے.

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب اللہ تعالی اپنے بندے سے خیر اور بھلائی چاہتا ہے تو اسے استعمال کر لیتا ہے"

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا : اسے کیسے استعمال کر لیتا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اسے موت سے قبل اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما دیتا ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (11625) جامع ترمذی حدیث نمبر (2142) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (1334) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے توشہ دیتا ہے"

کہا گیا کہ : اسے کیا توشہ دیتا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس کی موت سے قبل اللہ تعالی اس کے لیے اعمال صالحہ آسان کر دیتا ہے ، اور پھر ان اعمال صالحہ پر ہی اس کی روح قبض کرتا ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (17330) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (1114) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور حسن خاتمہ کی کئی ایک علامات بھی ہیں، جن میں کچھ تو مرنے والا موت کے قریب جان لیتا ہے، اور کچھ ایسی بھی ہیں جو لوگوں کے لیے بھی ظاہر ہو جاتی ہیں :

دوم :

حسن خاتمہ کی وہ علامتیں جو مرنے والے کے لیے ظاہر ہو جاتی ہیں، ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ اسے موت کے وقت اللہ تعالی کی رضامندی و خوشنودی کی خوشخبری دی جاتی ہے، اور اللہ تعالی کے فضل و کرم سے وہ عزت و تکریم کا استحقاق حاصل کرتا ہے.

جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

.{واقعی جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے، اور پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو بلکہ اس کی جنت کی بشارت سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے}. فصلت (30).

تو یہ بشارت مومنوں کو ان کی موت کے وقت ملتی ہے.

دیکھیں : تفسیر ابن سعدی (1256).

اور اس معنی پر مندرجہ ذیل حدیث بھی دلالت کرتی ہے :

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص اللہ تعالی سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے، اللہ تعالی بھی اس سے ملنا پسند کرتا، اور جو شخص اللہ تعالی سے ملنا ناپسند کرتا ہے، تو اللہ تعالی بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے"

میں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا موت کو ناپسند کرتے ہوئے، پھر تو ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"معاملہ ایسا نہیں، لیکن جب مومن شخص کو اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی رضامندی و خوشنودی اور اس کی جنت کی خوشخبری ملتی ہے تو وہ اللہ تعالی کی ملاقات سے محبت کرنے لگتا ہے، اور بلاشبہ جب کافر شخص کو اللہ تعالی کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالی کی ملاقات کو ناپسند کرنے لگتا ہے، اور اللہ تعالی بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6507) صحیح مسلم حدیث نمبر (2683)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ :

وہ محبت اور کراہیت جس کا شرعی طور پر اعتبار کیا جاتا ہے وہی حالت نزع کے وقت واقع ہوتی ہے جس حالت میں توبہ قبول نہیں ہوتی، کہ اس وقت قریب المرگ شخص کے سامنے ساری حالت ظاہر ہو جاتی ہے، اور جس کی طرف وہ جانے والا ہوتا ہے وہ اس کے سامنے ظاہر ہو چکا ہوتا ہے).

اور حسن خاتمہ کی علامات تو بہت زیادہ ہیں، علماء رحمہم اللہ تعالی نے اس بارہ میں وارد شدہ نصوص کو سامنے رکھتے ہوئے ان کا تتبع بھی کیا ہے، ان علامات میں سے چند درج ذیل ہیں :

1-موت کے وقت کلمہ شہادت پڑھنا، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

"جس شخص کی آخری کلام لاالہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گیا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (3116) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود حدیث نمبر (2673) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2-پیشانی کے پسینے سے موت آنا :

یعنی اس کی موت کے وقت پیشانی پر پسینے کے قطرے ہوں، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

بریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"مومن کی موت پیشانی کے پسینے سے ہوتی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (22513) جامع ترمذی حدیث نمبر (980) سنن نسائی حدیث نمبر (1828) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

3-جمعہ کی رات یا دن میں موت آنا :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص بھی جمعہ کی رات یا جمعہ والے دن فوت ہوتا ہے اللہ تعالی اسے قبر کے فتنہ سے محفوظ رکھتا ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (6546) جامع ترمذی حدیث نمبر (1074) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ حدیث اپنے سب طرق کے ساتھ حسن یا صحیح ہے.

4-اللہ تعالی کی راہ میں لڑتے ہوئے موت آنا :

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جا رہے ہیں، اللہ تعالی نے جو انہیں اپنا فضل دے رکھا ہے اس سے وہ بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں، ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے، ان کے پیچھے ہیں، اس پر کہ نہ انہیں کوئی خوف ہے اور نہ غمگین ہونگے، وہ خوش ہوتے ہیں اللہ تعالی کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالی ایمان والوں کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کرتا آل عمران (169-172).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو اللہ تعالی کی راہ میں قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے، اور جو اللہ تعالی کی راہ میں فوت ہوا وہ شہید ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1915).

5- طاعون کی بیماری سے موت واقع ہونی :

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2830) صحیح مسلم حدیث نمبر (1916)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ :

"یہ اللہ تعالی کا عذاب ہے جس پر چاہے اللہ تعالی مسلط کر دے، اور اللہ تعالی نے اسے مومنوں کے لیے رحمت کا باعث بنایا ہے، جو کوئی بھی طاعون کی بیماری میں پڑ جائے اور پھر وہ صبر اور اللہ تعالی سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے علاقے میں ہی رہے، اسے یہ علم ہو کہ اسے وہی تکلیف پہنچ سکتی ہے جو اللہ تعالی نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے، تو اسے شہید جتنا اجر و ثواب حاصل ہوگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3474).

6- پیٹ کی بیماری سے موت واقع ہونا :

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اور جو پیٹ کی بیماری سے فوت ہوا وہ شہید ہے"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1915).

7- ڈوبنے اور منہدم شدہ کے نیچے دب کر موت واقع ہونا :

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"شہید پانچ قسم کے ہیں : طاعون کی بیماری سے فوت ہونے والا، اور پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا، اور پانی میں غرق ہونے والا، اور دب کر مرنے والا، اور اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہونے والا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2829) صحیح مسلم حدیث نمبر (1915)

8- اپنے بچے کی وجہ سے عورت کا نفاس میں یا حاملہ فوت ہونا :

اس کے دلائل درج ذیل ہیں :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اوروہ عورت جو اپنے حمل کی بنا پر فوت ہو وہ شہید ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (3111)

خطابی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس کا معنی یہ ہے کہ وہ فوت ہو تو بچہ اس کے پیٹ میں ہو. اھ

دیکھیں عون المعبود

اورامام احمد رحمہ اللہ تعالی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا :

"اوروہ عورت جسے اس کا بچہ حمل کی حالت میں قتل کردے یہ بھی شھادت ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (17341)

(اسے اس کا بچہ اپنے نال (پیدائش کے بعد ناف سے کاٹا جاتا ہے) کے ساتھ جنت میں کھینچ لے گا)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے کتاب الجنائز صفحہ نمبر (39) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

9– جلنے، اورذات الجنب اور سل کی بیماری سے موت آنا :

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی کی راہ میں قتل ہونا شھادت ہے، اور طاعون شھادت ہے، اور غرق شھادت ہے، اور پیٹ کی بیماری سے مرنا شھادت ہے، اور نفاس میں مرنے والی عورت شھید ہے، اسے اس کا بیٹا اپنے نال کے ساتھ جنت میں کھینچے گا"

وہ کہتے ہیں کہ : بیت المقدس کے دربان نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں :

"جلنے اور سل کی بیماری سے مرنے والا"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : حسن صحیح ہے، دیکھیں : صحیح الترغیب والترھیب حدیث نمبر (1396).

10– دین یا مال یا اپنی جان کا دفاع کرتے ہوئے مرنا :

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو کوئی اپنا مال بچاتا ہوا قتل ہو وہ شہید ہے، اور جو کوئی اپنا دین بچاتا ہوا قتل ہو وہ شہید ہے، اور جو کوئی اپنا خون اور جان بچاتے ہوئے قتل ہو وہ شہید ہے"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1421).

اور امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"جو اپنے مال کا دفاع کرتا ہوا قتل ہو جائے وہ شہید ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2480) صحیح مسلم حدیث نمبر (141).

اللہ تعالی کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے موت آنا :

سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک دن اور رات کا پہرہ ایک ماہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے، اور اگر وہ مر جائے تو اس عمل کا اجر جاری رہتا ہے جو کر رہا تھا، اور اس کا رزق بھی جاری رہتا ہے، اور وہ فتنے سے محفوظ رہتا ہے"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1913).

12–اور حسن خاتمہ کی یہ علامت ہے کہ :

کسی نیک اور صالح عمل کو انجام دیتے ہوئے موت واقع ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے اللہ تعالی کی رضامندی اور خوشنودی کے لیے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کا خاتمہ اس پر ہوا وہ جنت میں داخل ہو گا، اور جس نے صدقہ کیا اور اس پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گا"

مسند احمد حدیث نمبر (22813).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے کتاب الجنائز صفحہ (43) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ علامتیں اچھی خوشخبری میں سے ہیں جو حسن خاتمہ پر دلالت کرتی ہیں، لیکن اسکے باوجود ہم یقینا کسی بعینہ شخص کے لیے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ جنتی ہے، لیکن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دے دی ہے، مثلا خلفاء اربعہ اور عشرہ بشرہ.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں حسن خاتمہ نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.